انسانی زندگی کے ہر فعل کو کامیابی حاصل کرنے کے لئے دعا کی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ / مارچ ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے ہر چیز پیدا کر دی لیکن اس کی فطرت میں یہ بھی رکھا کہ ہر چیز کے حصول کے لئے وہ اپنے رب کریم کی طرف متوجہ ہوگا اور اس سے مانگے گا۔

انسانی ضروریات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ایک وہ قسم ہے جس میں کائنات کی ہر شے اس کے ساتھ شامل ہے اور اس قسم کی ضرورتوں کے لئے مانگنے کی حاجت نہیں مثلاً دل کی دھڑکن ہے۔ زندگی کے ساتھ ضروری ہے کہ دل اپنی صحت مند حرکت کے ساتھ دھڑکتا رہے۔تو کہیں ہمیں یہ دعا نہیں سکھائی گئی کہ اے اللہ! ہمارا دل اپنی صحت مند حرکت کے ساتھ دھڑکتا رہے۔صحت کی دعا سکھائی لیکن جو ضرورت دل کو تھی دل کو دعا کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ چیز میں اس وقت واضح کرنا چاہتا ہوں۔آنکھ کو اپنے دیکھنے کے لئے کسی دعا کی حاجت نہیں تھی اس کی حاجت اللہ تعالیٰ بغیر دعا کے پوری کر رہا ہے۔اسی طرح انسان کے جسم کا ہر ذرہ جو ہے اس کی وہ ضرورت جو دوسری کائنات کی مخلوقات میں مشترک ہے وہ اللہ تعالیٰ دے رہا ہے اور اس کے لئے انسانی تدبیر ایک اور رنگ میں ظاہر ہوتی ہے جس کی تفصیل میں میں اس وقت نہیں جاؤں گا لیکن انسان کو انسان کے ناطے، انسان جس غرض اور مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس غرض اور مقصد کے حصول کے لئے ہر چیز جس کی اسے ضرورت ہے اس ہر چیز کے لئے اسے دعا کرنے

کی بھی ضرورت ہے۔اس لئے کہ انسان کو بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کے پیار کے حصول کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔اس لئے پیدا کیا گیا کہ وہ اس کا بندہ بنے۔

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّٰریٰت:۵۷) عبد بننے کے لئے پیدا کیا گیا۔عبد بننے کے لئے صرف انسان کو پیدا کیا گیا۔اس کائنات کی بے شمار مخلوق میں سے کسی اور چیز کو عبد بننے کے لئے نہیں پیدا کیا گیا۔ان کی کیفیت يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (النحل:۵۱) خدا تعالیٰ حکم دیتا چلا جاتا ہے وہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ان کو نافرمانی کی طاقت بھی نہیں ملی۔اس کا احساس بھی نہیں کیونکہ وہ کرتے ہی نہیں لیکن چونکہ انسان ایک بلند مقصد کے لئے پیدا کیا گیا تھا کہ وہ خدا کا عبد بنے اور اس کے پیار کو حاصل کرے اس لئے صرف انسان کے ساتھ یہ لگایا کہ دعا کرو، ملے گا۔ دعا نہیں کرو گے نہیں ملے گا یعنی عبد بننے کے لئے اپنی انسانی زندگی میں کامیابی کے لئے ، خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے لئے ، خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عزت اور پیار دیکھنے کے لئے ، خدا تعالیٰ کا محبوب بننے کے لئے بے شمار عمل کرنے پڑتے ہیں جنہیں اسلامی اصطلاح میں اعمال صالحہ کہا جاتا ہے۔انسانی زندگی کا ہر فعل اسی غرض کے لئے ہونا چاہیئے اور انسانی زندگی کے ہر فعل کو کامیابی حاصل کرنے کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسان کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ اعلان ہوا۔ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ (الفرقان:۷۸) عربی زبان میں يَعْبَؤُا کے کیا معنی ہیں۔اس کے معنی ہمیں بتائیں گے کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔

منجد ایک چھوٹی کتاب ہے لغت کی اُس نے تو یہ لکھا ہے:- لَا اَعْبَأُ بِهٖ اَیْ لَا اُبَالِیْ بِهٖ اِحْتِقَارًا کہ حقارت کے نتیجہ میں جو یعنی خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میرے اندر تمہارے لئے تحقیر پیدا ہوگی اور میں تمہاری پرواہ نہیں کروں گا اگر تم دعا نہیں کرو گے۔

مفردات نے اس کے یہ معنی کئے ہیں مَا عَبَأْتُ بِهٖ اَیْ لَمْ اُبَالِ بِهٖ كَاَنَّهٗ قَالَ یعنی آپ کہتے ہیں کہ گویا خدا نے یہ اعلان کیا:-مَا اَرٰی لَهٗ وَزْنًا وَ قَدْرًا کوئی قدر میرے دل میں ایسے بندہ کے لئے نہیں ہوگی ، نہ کوئی مقام ہوگا اس کے لئے اگر وہ دعا نہیں کرتا۔

پس جس طرح ہمارے جسم کے ساتھ دل کی دھڑکن اور خون کی روانی لگی ہوئی ہے اسی

طرح ہماری روح کے ساتھ دعا لگی ہوئی ہے اگر انسان سمجھے۔ اسی لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہر چھوٹی اور بڑی چیز کے حصول کے لئے اپنے آپ کو کچھ سمجھ نہ لینا، خدا سے مانگنا یہاں تک کہ اگر تمہارے بوٹ کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بوٹ کا تسمہ بھی اپنے خدا سے مانگنا اور خود میرے مشاہدہ میں ہے کہ بعض دفعہ ایک انسان ایک چھوٹی سی غرض کے حصول کے لئے سائیکل پر سوار ہوتا اور چند فرلانگ پر اس نے جانا ہے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اگر مقبول دعا کئے بغیر وہ روانہ ہو جاتا ہے تو مقصود تک پہنچنے سے پہلے راستہ میں اس کا دَم نکل جاتا ہے۔

زندگی اور موت کسی کے اختیار میں نہیں۔ روحانی طور پر اور اخلاقی لحاظ سے کامیابیاں اور ناکامی بھی کسی کے اختیار میں نہیں۔ خدا تعالیٰ کی نظر سے گر جانا اور خدا تعالیٰ کی نظر میں پیار دیکھنا، یہ بھی کسی کے اختیار میں نہیں۔ خدا تعالیٰ کی درگاہ تک پہنچ جانا یا درگاہ سے دھتکارا جانا، یہ بھی کسی کے اختیار میں نہیں۔ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اس لئے فرمایا:-

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ دعا کے ذریعہ سے اپنی تمام انسانی ضرورتیں پوری کرنے کی کوشش کرو۔ دعا قبول ہوگی کامیاب ہو جاؤ گے۔ دعا قبول نہیں ہوگی ناکام ہو جاؤ گے۔

آج کا دن جماعت احمدیہ کی زندگی میں ہر سال بہت اہمیت لئے ہوئے آتا ہے کیونکہ مجلسِ شوریٰ آج منعقد ہوگی۔ اس کا افتتاح ہوگا بہت ساری باتوں پر غور کیا جائے گا۔ ہمارے ذمہ جو اللہ تعالیٰ نے کام لگایا ہے کہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کریں دلوں کو جیت کر اور مردوں کو زندہ کر کے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں پیدا کر کے خدا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا کونے کونے میں گاڑیں۔ یہ جو عظیم مہم اور مجاہدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس زمانہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو ثابت کرنے اور آپ کے نور اور حسن سے اس زمین کو روشن اور خوبصورت بنانے کے لئے شروع کیا گیا ہے یہ ہماری باتیں ہماری فکر ہمارا غور ہمارے مشورے سب اس غرض کے لئے ہوں گے۔ اگر جوتی کا تسمہ بھی ہم نے اپنے رب کی طرف عاجزانہ جھک کر حاصل کرنا ہے تو زیادہ جھک کر

زیادہ عاجزی اور تضرع کے ساتھ دعائیں کر کے اس مقصد کے حصول کی ہم نے کوشش کرنی ہے۔ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح مشورہ دینے کی، صحیح غور کرنے کی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی توفیق عطا کرے اور جس طرح ہم سے آج تک یہ سلوک اس کا ہوتا رہا اب بھی یہی سلوک ہو کہ ہماری بالکل ہی ناچیز کوششیں بہت بڑے نتائج پیدا کرنے والی ہوں اور ہم اس خالق و مالک کے حضور جو ذرہ ناچیز پیش کرتے ہیں اس کے مقابلہ میں وہ نتائج نکلیں کہ دنیا کی عقل تو دنگ رہتی ہے ہم بھی حیران ہوتے ہیں کہ ایک دھیلا پیش کیا تھا اور کروڑوں کروڑ روپے کا نتیجہ اس کے مقابلے میں نکل آیا۔

یہ میرے اور آپ کے بس کی بات نہیں۔ یہ صرف وہ قادر وتوانا ہے جو ایسا کرسکتا ہے۔ خدا کرے کہ وہ ایسا کرے عملاً۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۵؍اکتوبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۲،۳)